

صبح، شام، دن اور رات کے اذکار کے اوقات

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

شریعت میں صبح، شام، دن اور رات کے اذکار کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب اذکار کو "صبح" اور "شام" کے الفاظ سے تعبیر کیا جائے تو ان میں "صبح" سے مراد آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک کا وقت مراد ہوتا ہے، اس سارے وقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صبح میں پڑھنا کہیں گے۔ اور شام سے مراد دوپہر ڈھلے یعنی ظہر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے لے کر غروبِ آفتاب تک کا وقت ہے، اس پورے وقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔

اور اگر اذکار کو "دن" اور "رات" کے الفاظ سے تعبیر کیا جائے تو ان کا اعتبار ان کے ابتدائی حصے سے ان کے انتہائی حصے تک کیا جائے گا، یعنی ان کی ابتداء سے عمل کا وقت شروع مانا جائے گا، اور ان کی انتہاء پر عمل کا وقت ختم ہونا مانا جائے گا۔

اور فجر کے طلوع ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے وقت کو دن کہتے ہیں، اور سورج کے غروب ہونے سے لے کر فجر کے طلوع ہونے تک کے وقت کو رات کہتے ہیں۔

صبح و شام کے اذکار کے اوقات کے متعلق فتاویٰ شامی میں ہے ”تدخل أوراد الصباح من نصف الليل الأخير و المساء من الزوال، هذا فيما عبر فيه بهما، وأما إذا عبر باليوم واللييلة فيعتبران تحديدًا من أولهما، فلو قدم المأمور به فيهما عليه لا يحصل له الموعد به“ ترجمہ: صبح کے اذکار کا وقت پچھلی رات کے نصف آخر سے شروع ہو جاتا ہے، اور شام کے اذکار کا وقت زوال (یعنی دوپہر) سے۔ یہ اس صورت میں ہے جب اذکار کو "صبح" اور "شام" کے الفاظ سے تعبیر کیا جائے۔ اور اگر "دن" اور "رات" کے الفاظ استعمال کیے جائیں تو ان کا اعتبار ان کے ابتدائی

حصے سے کیا جائے گا، پس اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے کسی ایک میں مطلوب عمل کو وقت مقررہ سے پہلے انجام دے تو اسے اس کا وعدہ کردہ ثواب حاصل نہ ہوگا۔ (رد المحتار، جلد 4، صفحہ 230، دار الفکر بیروت)

"التوقيف علی مہمات التعاریف" کتاب میں علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمۃ "دن" کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "النهار: لغة: من طلوع الفجر الى الغروب" ترجمہ: دن: لغوی اعتبار سے فجر کے طلوع ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے وقت کو کہتے ہیں۔ (التوقيف علی مہمات التعاریف، صفحہ 331، مطبوعہ: قاہرہ) اور "رات" کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اللیل: من غروب الشمس الى طلوع الفجر" ترجمہ: رات: سورج کے غروب ہونے سے لے کر فجر کے طلوع ہونے تک کے وقت کو کہتے ہیں۔ (التوقيف علی مہمات التعاریف، صفحہ 293، مطبوعہ: قاہرہ)

الوظیفۃ الکریمۃ میں ہے "آدھی رات ڈھلے سے سورج کی کرن چمکنے تک صبح ہے، اس بیچ میں جس وقت ان دعاؤں کو پڑھ لے گا صبح میں پڑھنا ہو گیا، یوں ہی دوپہر ڈھلنے سے غروب آفتاب تک شام ہے۔" (الوظیفۃ الکریمۃ از امام احمد رضا، صفحہ 12، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4009

تاریخ اجراء: 14 محرم الحرام 1447ھ / 10 جولائی 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net